کتاب المعتمد کی تحقیق وتدوین میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے منہج واسلوب کا جائزہ

* ڈاکٹر علی اصغر چشتی

امام ابوالحسین بصری (م ۴۳۶ھ) کی کتاب ''المعتمد'' اصولِ فقہ کے بنیادی مراجع اور مصادر میں شمار ہوتی ہے۔ فقہ اور اصولِ فقہ کے مجال میں جو بھی طالب علم بحث وتحقیق کرنا چاہتا ہے وہ اس کتاب سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔ اس کتاب میں جتنی شرح وبسط کے ساتھ اصول ومباحث پر گفتگو کی گئی ہے وہ اس فن کی دیگر کتب میں نہیں ملتی۔

امام ابوالحسین کے بعد آنے والے اصولیین کی تالیفات کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اکثر مؤلفین نے کتاب المعتمد سے استفادہ کیا ہے۔ بلکہ یوں لگتا ہے کہ آپ کے منہج واسلوب کو بعد میں آنے والوں نے پوری طرح Follow کیا ہے۔

امام ابوالحسین بصری کا اپنا تعلق معتزلہ سے تھا۔ اس لحاظ سے ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ آپ محض معتزلہ کے ہاں مقبول ہوتے اور دوسرے مکاتبِ فکر کے علماء آپ کی مؤلفات کو درخور اعتناء نہ سمجھتے۔ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ آپ کو زیادہ پذیرائی دیگر مکاتبِ فکر کے ہاں حاصل رہی۔

اس ضمن میں احناف، شوافع، مالکیہ اور حنابلہ کے اساطین واعلام ایک ہی صف میں نظر آتے ہیں۔ امام سیف الدین الآمدی نے '' الإحكام في أصول الاحكام '' میں نہ صرف یہ کہ آپ کے اسلوب کو اختیار کیا ہے بلکہ کئی مباحث میں اپنے مکتبِ فکر کے متقدمین سے اختلاف کرتے ہوئے امام ابوالحسین کے دلائل کو وزنی قرار دیا ہے۔ مثال کے طور پر حدیث مرسل کی حجیت کے بارے میں ائمہ شوافع کا مؤقف یہ ہے کہ مراسیل شروط کے ساتھ حجت ہیں۔ امام آمدی نے اس مؤقف سے اختلاف کیا ہے اور وہ سارے دلائل جو امام ابوالحسین بصری نے ''المعتمد'' میں پیش کیے ہیں۔ امام آمدی نے الاحکام میں ترتیب وار ذکر کیے ہیں۔

---

* ڈین، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

متقدمین کا طریقہ یہ رہا ہے کہ وہ اپنے اسلاف اور شیوخ کے مخطوطات اور مجموعات سے اپنے بیاضوں میں معلومات نقل کرتے تھے اور نام لیے بغیر ان معلومات کو اپنے تلامذہ تک منتقل کرتے تھے۔ اس طرح اسلاف کا علم اخلاف تک منتقل ہوتا تھا۔ امام ابوالحسین بصری کی معلومات بھی اسی طرح بعد میں آنے والے علماء تک منتقل ہوتی رہی ہیں۔

امام الحرمین اور امام غزالی کے ہاں بھی امام ابوالحسین کا رنگ پایا جاتا ہے۔ ان حضرات کا اسلوب یہ ہے کہ جب کسی موضوع پر بحث کرتے ہیں تو اس کے بارے میں پہلے نقلی اور پھر عقلی دلائل پیش کرتے ہیں۔ اور ہر ایک دلیل کی ہر پہلو سے وضاحت کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس میں اپنی طرف سے فرضی سوال کرتے ہیں اور پھر اس کا جواب دیتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف سائل بھی ہے اور مجیب بھی ہے۔ پڑھنے والا جب سوال پڑھتا ہے تو سوچتا ہے کہ اس کا جواب کیا ہوگا بعد میں جب جواب پڑھ لیتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے کہ جواب بہت مسکت ہے۔ لیکن اس کے بعد جب ایک اور سوال اس کے سامنے آتا ہے تو وہ پھر پریشان ہو جاتا ہے۔ اس اسلوب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ قاری کو کسی قسم کی اکتاہٹ اور تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی دلچسپی اور رغبت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ وہ جب تک پوری کتاب کو پڑھ نہیں لیتا اس وقت تک اُسے ہاتھ سے نہیں رکھتا۔

امام ابوالحسین بصری اپنی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

'' ثم الذی دعانی الی تألیف هذا الكتاب فی أصول الفقه ، بعد شرحی '' كتاب العهد'' واستقصاء القول فيه ، أنی سلكت فی ''الشرح '' مسلك الكتاب فی ترتيب أبوابه ، وتكرار كثير من مسائله، وشرح أبواب لاتليق بأصول الفقه من دقيق الكلام ، نحو القول فی اقسام العلوم و حد الضروری منها و المكتسب ، وتوليد النظر العلم و نفی توليده النظر ، إلی غير ذلك ، فطال الكتاب بذلك و بذكر الفاظ '' العهد '' علی وجهها ، وتأويل كثير منها ، فاحببت أن أؤلف كتاباً مرتبة أبوابه غير مكررة ، وأعدل فيه عن ذكر ما لا يليق بأصول الفقه

من دقيق الكلام، إذ كان ذلك من علم آخر، لا يجوز خلطه بهذا العلم،
وإن يعلق به من وجه بعيد''۔ (۱)

اصولِ فقہ کے مجال میں اس کتاب کی تالیف وتدوین کے لیے میں اس وجہ سے آمادہ ہوا کہ اس سے پہلے میں نے ''کتاب العهد'' کی جو شرح مرتب کی اس میں ہر موضوع پر بڑی تفصیل کے ساتھ کلام کیا اس شرح میں ابواب کی ترتیب کا لحاظ میں نے اصل کتاب کے مطابق رکھا۔ اصل کتاب میں چونکہ بہت سے مسائل بار بار آتے ہیں۔ اس لیے شرح میں بھی وہ تکرار بحال رکھا گیا۔ کئی ابواب اس میں ایسے بھی آتے ہیں جن کا تعلق اصولِ فقہ کے بنیادی مباحث سے نہیں ہے مثلاً علوم کی اقسام اور اس سے متعلق ضمنی مسائل وغیرہ وغیرہ۔

ان غیر متعلقہ ابواب کی تشریح وتفصیل کرنے کی وجہ سے کتاب بہت ضخیم ہوگئی۔ کتاب کی ضخامت اور مباحث کی طوالت کو دیکھ کر مجھے ایک ایسی کتاب لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی جس کے ابواب میں تکرار نہ ہو۔ اور جس میں صرف ان مباحث پر گفتگو ہو جن کا تعلق براہِ راست ''اصولِ فقہ'' سے ہے۔ کتاب میں کسی ایسے مسئلہ کو زیر بحث نہ لایا جائے جس کا تعلق اصولِ فقہ کے علاوہ کسی اور فن سے ہو۔

امام ابوالحسین بصری نے کتاب المعتمد کی تدوین کے ضمن میں اپنا جو منہج مندرجہ بالا عبارت میں بتایا ہے اس منہج کو انہوں نے پوری کتاب میں نبھایا ہے۔ اس پوری کتاب میں آپ نے صرف ان مباحث پر معلومات پیش کی ہیں جو براہِ راست اصولِ فقہ سے متعلق ہیں اور ہر مبحث پر اتنا ٹھوس اور مستند مواد جمع کیا ہے کہ قاری اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد دیگر کتب سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ اس کتاب میں جن اہم اور اساسی مباحث کو زیر بحث لایا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

پہلے باب میں اصولِ فقہ کے ابواب کی ترتیب کے بعد کلام کی حقیقت اور تقسیم پر بحث کی گئی ہے۔ ص ۳۸ تک اس موضوع کے ہر ہر جانب کو بہت خوبصورتی کے ساتھ واضح کر دیا گیا ہے۔

دوسرے باب کا تعلق ''اوامر'' سے ہے۔ اس باب میں ''امر'' کی جزئیات اور تفصیلات بڑی عمدگی کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔ ص ۴۳ سے ص ۱۷۷ تک ''امر'' سے متعلق احکام پر بہت طویل گفتگو کی گئی ہے۔

تیسرے باب میں ''نواھی'' سے متعلق مباحث ذکر کیے گئے ہیں یہ باب ص ۱۸۱ سے شروع ہوتا ہے اور ص ۲۰۱ پر ختم ہوتا ہے۔

چوتھے باب میں ''عموم اور خصوص'' کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں اس باب میں تقسیم و تخصیص کے حوالہ سے جتنے بھی اہم جوانب ہو سکتے ہیں ان پر بہت عمدہ کلام کیا گیا ہے۔ اصولِ فقہ کے طلبہ اور اساتذہ کے لیے یہ ایک بہت قیمتی اور وقیع سرمایہ ہے۔ یہ باب ص ۲۰۱ سے شروع ہوتا ہے اور ص ۳۱۲ پر جا کر ختم ہوتا ہے۔

پانچواں باب ''مجمل اور مبین'' سے متعلق ہے اجمال و تفصیل اور تبیین کے ہر پہلو کو بہت واضح اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔ ص ۳۱۶ سے لے کر ص ۳۶۰ تک یہ بحث چلی ہے۔

چھٹے باب کا عنوان '' الکلام فی الأفعال '' ہے۔ اس باب کے تحت افعال سے متعلق بالکل اچھوتے اور انوکھے انداز میں نکات پیش کیے گئے ہیں۔ ص ۳۶۳ سے لے کر ص ۳۸۹ تک یہ بحث پھیلی ہوئی ہے۔

ساتویں باب کا عنوان ہے: ''الکلام فی الناسخ والمنسوخ '' اس باب میں نسخ کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم بیان کرنے کے بعد ناسخ و منسوخ اور نسخ کی حقیقت بتائی گئی ہے۔ نسخ کی شرائط اور نسخ شرائع پر گفتگو کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں نسخ تلاوۃ، نسخ الأخبار، نسخ الکتاب بالکتاب والسنۃ بالسنۃ، نسخ القرآن بالسنۃ اور نسخ کے دیگر احکام پر بہت مفید اور وقیع گفتگو کی گئی ہے۔

اس موضوع پر جتنا خوبصورت کلام اس باب کے تحت ملتا ہے اتنا کسی اور کتاب میں دستیاب نہیں۔ یہ باب ص ۳۹۳ سے شروع ہوتا ہے اور ص ۴۵۲ تک چلتا ہے۔

آٹھویں باب میں '' اجماع ''کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس مبحث کے تحت اجماع کے تقریباً ہر پہلو پر بہت گہرائی کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ یہ باب ص ۴۵۷ سے شروع ہوتا ہے اور ص ۵۳۹ تک چلتا ہے۔

نویں باب کا عنوان ''الکلام فی الأخبار '' ہے۔ اس باب کے تحت امام ابوالحسین بصری نے اخبار و روایات سے متعلق احکام پر بحث کی ہے۔ عام طور سے معتزلہ کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ حضرات حدیث و سنت کی حجیت کے قائل نہیں اور اخبار و روایات کو یہ لوگ وزن نہیں دیتے۔ لیکن اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد

قاری بہت سہولت کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ معتزلہ کا جو موقف عام طور سے بتایا جاتا ہے وہ صحیح نہیں۔ یہاں امام ابوالحسین بصری نے اخبار وروایات پر اسی انداز سے گفتگو کی ہے جس طرح اہل سنت والجماعت کے دیگر فقہاء نے کی ہے۔ یہ باب اس پہلو سے بہت مفید اور وقعت کا حامل ہے۔ اس باب کا آغاز ص ۵۴۱ سے ہوتا ہے اور ص ۶۷۴ پر اس کا اختتام ہوتا ہے۔

دسواں باب ''قیاس اور اجتہاد'' سے متعلق ہے۔ قیاس اور اجتہاد کے بارے میں جتنے بھی سوال و جواب ہو سکتے ہیں۔ وہ سارے سوال و جواب مؤلف نے اس باب کے تحت ذکر کیے ہیں۔ یہ بہت تفصیلی مبحث ہے۔ ص ۶۹۰ سے شروع ہوتا ہے اور ص ۸۶۵ پر اس کی انتہاء ہوتی ہے۔

گیارہویں باب کا عنوان ''الکلام فی الحظر والاباحة '' ہے۔ یہ بڑی منفرد قسم کی بحث ہے۔ جو مؤلف نے بہت عمدہ اور شستہ انداز میں پیش کی ہے۔ خط اور اباحتہ سے متعلق جتنے بھی جوانب ہو سکتے ہیں۔ امام ابو الحسین بصری نے بہت کھول کر ان کی وضاحت کی ہے۔ یہ باب ص ۸۶۸ سے شروع ہوتا ہے اور ص ۹۲۶ تک پھیلا ہوا ہے۔

بارہویں باب کا عنوان ہے: ''الکلام فی المفتی و المستفتی ''اس باب کے تحت مؤلف نے اجتہاد اور تقلید کے حوالہ سے بڑی عمدہ بحث کی ہے۔ شروع میں فتویٰ، استفتاء اور شرائط استفتاء کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے۔ یہ اس کتاب کا آخری باب ہے۔ اس کے بعد ''کتاب زیادات المعتمد'' کے ذیل میں ۲۳ مباحث ذکر کیے گئے ہیں اور کتاب القیاس الشرعی کے تحت پانچ فصول بیان کی گئی ہیں۔ یہ زیادات صرف اس نسخہ میں پائے جاتے ہیں جو مکتبہ لالہ لی، استانبول میں رکھا ہوا ہے۔ زیادات کے عناوین سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مباحث کتاب المعتمد کے اصل متن سے براہِ راست متعلق ہیں۔ ممکن ہے مؤلف نے ان معلومات کو بعد میں جمع کیا ہو یا کتاب المعتمد کے متن کی تلخیص کی ہو۔ کیونکہ زیادہ تر فصول و ابحاث میں ''المعتمد'' کے ابواب کا تکرار ہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے کتاب المعتمد کو تحقیق و تعلیق کے لیے کیوں منتخب کیا۔ بنیادی طور پر اس کے چار اسباب ہو سکتے ہیں:

① ڈاکٹر صاحب کا اپنا فطری میلان ابتدائی دور میں قانون کی طرف تھا۔ آپ نے جہاں قانون کے جدید نظریات اور جہات کا مطالعہ کیا وہاں شریعت اسلامیہ کے مصادر سے بھی بہت رسوخ اور وثوق کے ساتھ استفادہ کیا۔ اپنی قدرتی مناسبت اور میلان کی وجہ سے آپ نے کتاب المعتمد کو تحقیق و تعلیق کے لیے منتخب کیا۔

② کتاب المعتمد اصولِ فقہ کے مجال میں بنیادی اور اساسی مصدر کی حیثیت رکھتی ہے۔ فقہ اور اصولِ فقہ کے طلبہ اور اساتذہ اس کتاب سے مستغنی نہیں رہ سکتے۔ اس کتاب کے حوالے دیگر مصادر و مراجع میں کثرت سے ملتے ہیں لیکن خود کتاب تک رسائی اس وجہ سے دشوار تھی کہ کتاب غیر مطبوعہ تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے فقہ اور اصولِ فقہ کے طلبہ اور اساتذہ کی اس دشواری کو محسوس کیا اور کتاب کو ایڈٹ کر کے چھپوا دیا۔

③ امام ابوالحسین بصری کا تعلق معتزلہ سے ہے معتزلہ کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ حضرات حدیث و سنت کی حجیت کے قائل نہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے ''المعتمد'' کو منظرِ عام پر لا کر معتزلہ کے بارے میں اس الزام کا ازالہ کیا ہے۔ امام ابوالحسین بصری نے بڑی تفصیل کے ساتھ ''الکلام فی الأخبار'' کے تحت اخبار و روایات سے متعلق احکام پر بحث کی ہے۔

اس موضوع پر آپ کے کلام سے اندازہ ہوتا ہے کہ معتزلہ کا مؤقف اخبار و روایات کے ضمن میں وہی ہے جو اہل سنت والجماعت کے دیگر فقہاء کا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے کتاب المعتمد پر تحقیق و تعلیق کا کام کرتے ہوئے اس پہلو کو بطورِ خاص مدِ نظر رکھا ہے۔

④ کتاب المعتمد کو منظرِ عام پر لا کر ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ متقدمین فقہاء مسلک و مشرب کو بالائے طاق رکھ کر ایک دوسرے سے استفادہ کرتے تھے۔ یہ حضرات جہاں ایک دوسرے سے براہِ راست استفادہ کرتے تھے وہاں ایک دوسرے کی کتب اور مخطوطات سے بھی مستفید ہوتے تھے۔ امام ابوالحسین بصری نے جہاں اپنی کتاب میں اپنے اسلاف کی روایات اور دلائل کو نقل کیا ہے۔

وہاں ان کے اخلاف نے ان کے دلائل وشواہد کی پیروی کی ہے۔علوم کے ارتقاء اور تداول وتوارث میں یہ سلسلہ شروع سے چل رہا ہے اور اس بارے میں کسی قسم کے تعصب اور تحزب سے کام نہیں لینا چاہیے۔

مخطوطات

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے کتاب المعتمد کو جن مخطوطات کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا ہے ان کی تعداد پانچ ہے۔

① ذاتی مخطوطہ: یہ مخطوطہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کے پاس ذاتی حیثیت میں تھا جو یمن کے قاضی شیخ الأھدل کا ہدیہ ہے۔

② مخطوطة سيف الإسلام: یہ مخطوطہ سیف الاسلام عبداللہ یمنی کا ہے۔جس کا عکس مصر کے معہد المخطوطات سے حاصل کیا گیا ہے۔

③ مخطوطه جامع صنعاء: یہ مخطوطہ جامع مسجد صنعاء یمن میں محفوظ ہے۔اس کا عکس معہد المخطوطات مصر سے لیا گیا۔

④ مخطوطه استانبول: یہ مخطوطہ استانبول کی لائبریری قابی سرائی میں محفوظ ہے۔اس کا عکس معہد المخطوطات، مصر سے حاصل کیا گیا۔

⑤ مخطوطة لاله لی: یہ مخطوطہ استانبول کی لائبریری لالہ لی میں محفوظ ہے۔ڈاکٹر صاحب نے اس مخطوطہ کا مائیکروفلم براہِ راست لائبریری سے حاصل کیا۔

ڈاکٹر صاحب نے ان پانچوں مخطوطات کو سامنے رکھ کر کتاب المعتمد کو ایڈٹ کیا ہے۔ان مخطوطات کے لیے آپ نے جو رموز استعمال کیے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

اپنے ذاتی مخطوطہ کے لیے آپ ”ح“ استعمال کرتے ہیں جو حمید اللہ کا مخفف ہے۔مخطوطہ سیف الاسلام کے لیے ”س“ کا رمز لاتے ہیں جو سیف الاسلام کی طرف اشارہ ہے۔مخطوطہ جامع صنعاء کے لیے ”ص“ کا رمز استعمال کرتے ہیں جو صنعاء کی طرف اشارہ ہے۔

مکتبہ قابی سرائے کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ''ق'' کا حرف لاتے ہیں اور مکتبہ لالہ لی کے مخطوطہ کے لیے ''ل'' کا حرف لاتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے ان پانچ مخطوطات کا تقابل کر کے بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ کتاب المعتمد کو مدوّن کیا ہے۔اس ضمن میں محقق نے جن پہلوؤں پر خاص توجہ دی ہے ان کے بارے میں اجمال کے ساتھ تذکرہ کیا جاتا ہے۔

❶ آیات کی تخریج

فاضل محقق نے کتاب المعتمد میں جتنی آیات نقل کی ہیں ان سب کی تخریج کی ہے۔ ہر آیت کا نمبر بتایا ہے اور سورۃ کا نمبر بھی بتایا ہے۔اس تخریج کی وجہ سے کتاب کے قاری کو یہ سہولت حاصل ہوگئی ہے کہ اگر وہ کسی آیت کی تفسیر اور تفصیل دیکھنا چاہے تو سورۃ اور آیت کے نمبر کی مدد سے تفسیری مراجع ومصادر تک بآسانی پہنچ سکتا ہے۔

❷ آیات کی وضاحت

فاضل محقق نے کتاب کے متن میں واردشدہ آیات کی بعض مواقع پر وضاحت بھی کی ہے۔مثلاً:

① انّ عمر رضی اللّٰہ عنہ ، سأل النبی ﷺ عن ''الکلالۃ'' فقال : ''یکفیك آیة الصیف''.......................

ڈاکٹر صاحب اس کی وضاحت حاشیہ میں یوں کرتے ہیں:

ھی آخر سورۃ النساء (۱۷۶/۴)' وسمّیت کذلك لأنھا نزلت فی زمن الصیف وتذکر أحکام الکلالة............(۲)

② قولنا: '' أمر''لا یقع علی الفعل الا مجازا۔ ولو وقع علیه حقیقة ، لما تناوله ھا ھنا ، لتقدم ذکر الدعاء...........

اس عبارت کے ضمن میں فاضل محقق لکھتے ہیں:

الإشارة إلى أن الاية المذكورة آنفاً تقول اولا :''لا تجعلوا دعاء الرسول
كدعاء بعضكم بعضا'' وذلك تقول''فليحذر الذين يخالفون''(۳)

محقق نے پوری کتاب میں جہاں جہاں مؤلف نے کسی آیت کی طرف اشارہ کیا ہے اس کی وضاحت کی ہے یہ وضاحت محقق کی محنت اور دلچسپی کی واضح دلیل ہے۔

❸ فہرست احادیث

کتاب المعتمد میں امام ابوالحسین بصری نے اپنے منہج کے مطابق آیات اور روایات کا وسیع ذخیرہ نقل کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے ان تمام روایات کی فہرست مرتب کی ہے۔ جس کی وجہ سے کتاب کی افادیت اور اہمیت میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ فہرست کتاب کے آخر میں پوری تفصیل کے ساتھ دی گئی ہے۔ ذیل میں بطور نمونہ چند روایات پیش کی جاتی ہیں:

① الإثنا ن فما فوقها جماعة........................ ۲٤۸.

② أُحلّت لي ساعة من نهار (قاله فى القتال يوم فتح مكة : ٤١٣)

③ إذا اختلف المتبايعان والسلعة قائمة بعينها تحالفا وترادّا ۱٦۲
حاشية، (راجع ۷۹۱)

④ أرأيت لو تمضمضت بماء ثم مججته ؟(قاله' ، فى قبلة الصائم) ۷۳٥ ،
۷۳۷۔۷۷۸

⑤ أينقص الرطب إذا يبس ؟۔ (قاله ، لما سئل عن بيع الرطب بالتمر)۳۰۲،۳۰٤

احادیث کی اس فہرست میں محقق نے اس موقع کی نشان دہی بھی کی ہے جس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے وہ

حدیث بیان فرمائی ہے۔اس فہرست کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ امام ابوالحسین بصری کے پاس حدیث کی روایات کا کتنا ذخیرہ تھا اور وہ ان احادیث سے کس طرح استدلال کرتے تھے۔ جو لوگ معتزلہ کا مؤقف یہ بتاتے ہیں کہ وہ احادیث وآثار کے منکر تھے یا احادیث وآثار کو اہمیت نہیں دیتے تھے ان کا کلام کتاب المعتمد میں منقولہ احادیث کو دیکھ کر غیر موثر ہوجاتا ہے۔

❹ احادیث کی وضاحت

فاضل محقق نے بعض مواقع پر احادیث کی وضاحت اگرچہ اجمال اور اختصار کے ساتھ کی ہے۔لیکن اس وضاحت کی وجہ سے کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔مثلاً:

① قـال عـمـر رضـى الـلّه عنه : لا ندع كتاب ربنا وسنّة نبينا بقول امرآة ، لا ندرى أصدقت أم كذبت ؟...........

ڈاکٹر صاحب اس کے ذیل میں لکھتے ہیں:

هى فاطمة بنت قيس فى مسئلة نفقه المبتوته......(۴)

② وقـد ذكـر عيسـى بـن ابـان وجوها من التراجيح : منها أن يكون أحدهما متفقا على استعماله كخبر الأوساق ....

فاضل محقق ''وساق'' کی وضاحت کرتے ہوئے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

'' وهـو : لا زكـاة فيمـا دون خـمسة آوسـق، ...... ويـعـارضه الحديث العموى : فيما سقت السماء العشر ''۔ (۵)

③ وقال (ابن عباس) : '' قضاء اللّٰه أولى من قضاء ابن الزبير'' ....

ڈاکٹر صاحب اس کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

وهــو الــذى روى عــن الــنبى عــليــه الســلام : لا تــحــرم الإمــلاجة ولا الإملاجتان " .... (٦)

④ "إن النبى ﷺ لم يكره تحريم الأشياء المقيسة على الستة " ....

فاضل محقق اس کے تحت حاشیۃ میں لکھتے ہیں:

" اى الـربـا فـى الـذهـب والفضة و سائر الاشياء الستة المذكورة فى الحديث "۔(۷)

⑤ قال ابو الحسن وأبو عبيد الله :

ان كانت الزيادة مغيرة حكم المزيد عليه فى المستقبل، كانت نسخا، وإن لـم تـغيـرحـكـمـه فـى المستقبل ، بل كانت مقارنة له ، لم (تكن) نسخا، فزيادة التغريب فى المستقبل على الحد..................

ڈاکٹر محمد حمید اللہ "تغریب" کے بارے میں لکھتے ہیں:

الإشـارـة إلـى الـحـديـث : البـكر بالبكر جلد مائة وتغريب عام " اور "الـحـد" کے ضـمـن میں لکھتے ہیں : أى جلد مائة فحسب' المذكور فى القرآن (٢٤/ ٢) ۔(٨)

❺ مخطوطات کی تصحیح

فاضل محقق نے کتاب المعتمد کے پانچوں مخطوطات کو مدِنظر رکھ کر کتاب مدوّن کی ہے۔ان مخطوطات میں سے جس مخطوطہ میں آپ کو کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئی ہے آپ نے اُس کی تصحیح کی ہے۔مثال کے طور پر:

① فان قالو ا : لو لم يكن الإستعمال طريقا إلى كون الاسم حقيقة ،

اس عبارت میں" فان قالوا" کے ضمن میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

ق : كلمة "قيل " وفوقه " قالوا" كأنّما الناسخ كتب " قيل " سهواً وأراد التصحيح ، ولكن نسى أن يخط على كلمة " قيل " (٩)

② ومنها ، أنّ الصحابة رضى الله عنهم نقلت أخباراً ، عند نزول الحاجة إليها

فاضل محقق اس عبارت کے تحت حاشیہ میں لکھتے ہیں:

كذا "عليهم نقلت " وكان يجب إمّا " عليها نقلت " أو "عليهم نقلوا . راجع الحاشية فيما مضر. والظاهر أن كلمة " عليهم " من تصحيح كاتب المخطوطة " ق" الذى لم يتعود على " الصحابة رضى الله عنهم "........... (١٠)

③ ثم نذكر الطريق إلى كون الناسخ ناسخاً ، ولما كان النسخ موقوفا على التنا فى ، وعلى ذكر التاريخ ،.................

ڈاکٹر صاحب اس بارے میں لکھتے ہیں:

اختلطت العبارة فى ق ، حيث " ولما كان النسخ موقوفا على الشخص الواحد " .... (١١)

④ وروى الواقدى أن أبابصير ، لمّا ردّه النبى ﷺ إلى قريش ، انحاز مع جماعة مِمّن أسلم من قريش................

فاضل مدوّن اس کے ذیل میں لکھتے ہیں:

كذاح وسائر كتب التاريخ : حتى الواقدى ، كما رواه البلاذرى عنه ، فى أنساب الأشراف ، ق : أباجندل.......................(١٢)

⑤ ”والشيخ والشيخة إذا زنيا فارجموها البتة نكالاً من الله“ ويحتمل أن يكون ذلك مِمّا أنزل وحياً..........

اس عبارت کے تحت ڈاکٹر صاحب رقم طراز ہیں:

إذا كان المراد به التورلة ، فالحكم موجود فيها ، راجع كتاب الاويين ـ ۲۰/۱۰/ وکتاب التثنیۃ ۲۲/۲۲ـ......................(۱۳)

⑥ وأمّا القول بأن الحكم المعلق بالصفّة يَدُلّ على أنّ ما عداها بخلافه ، إذا دخل ما عداها تحتها ، نحو الشاهد الواحد ، لأنه داخل فى جملة الشاهدين فقد تَقدمّ القول فيه فى تعليق الحكم بالعدد........................

اس عبارت کے ضمن میں فاضل محقق لکھتے ہیں:

زاد بعده ' س ولعلّه ، حاشية : واعلم أن معنى الذى تقدّم فى تعليق الحكم بالعدد من قوله رحمه الله توضيح أن الحكم المعلق على العدد يدل على حكم مادخل تحته مثل أن يبيح الله تعالىٰ لنا جلد الزانى مائة مثلًا ، فانا نعلم منه ، إباحة جلده خمسين ، ونعلم مته ، نفى قصر الإباحة على الخمسين لأن الخمسين داخلة تحت المائة، وليس كذلك إذا أباح لنا مقدار قلتين من الماء إذا وقعت فيه نجاسة ، فانه ، لا يَدُلّ على إباحة قلّة واحدة وقعت فيها نجاسة وليست من جملة القلتين ولا على إباحتها ، لأنها لم تدخل تحتها ، وكذلك إذا آباح لنا الحكم بشهادة شاهدين فانه لا يدل على إباحة الحكم بشهادة شاهد واحد ولا على نفى شهادته۔ (۱۴)

اعلم أن الكلام العام هو كلام مستغرق لجميع ما يصلح له‘......

فاضل مُدوّن اس عبارت کے ضمن میں لکھتے ہیں:............

ق في الحاشية : نقل عنه ' ابن الحاجب وزاد بأنه نحو عشرة ، ونحو ضرب زيد عمراً ، يدخل فيه مع أنه ليس بعام ، وكلام آبى الحسين إنما مر (؟ الماضى) يدفع هذا الرد ۔ (۱۵)

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے کتاب المعتمد کو جس محنت، کدو کاوش اور غیر معمولی دلچسپی کے ساتھ مدوّن کیا ہے اس کا اندازہ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر مذکورہ بالا امثلہ سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

یہاں محض آپ کی عرق ریزی کی ایک جھلک دکھائی گئی ہے۔ پوری کتاب کی تدوین میں آپ نے جو اضافات کیے ہیں ان کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے ایک کتابچہ کی ضرورت ہے۔ اس اجمالی مقالہ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جو طلبہ اور اساتذہ کتاب المعتمد کا مطالعہ کرنا چاہیں ان کے سامنے اس کتاب اور اس کے ضمن میں ڈاکٹر صاحب کی تحقیق کا ایک خاکہ پیش کیا جائے تاکہ مطالعہ کرتے وقت وہ ان گوشوں کو مدِ نظر رکھ سکیں۔

مقدمہ

ڈاکٹر صاحب نے کتاب کے آخر میں ایک بہت وقیع اور خوبصورت مقدمہ فرانسیسی زبان میں قلم بند کیا ہے اس مقدمہ میں امام ابوالحسین بصری کے حالات وکوائف اور ان کی علمی خدمات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں جن مخطوطات کی بنیاد پر آپ نے کتاب المعتمد کو مدوّن کیا ہے۔ ان تمام مخطوطات کے بارے میں بہت قیمتی اور اساسی معلومات فراہم کی ہیں۔

یہ مقدمہ تقریباً پینتالیس صفحات پر مشتمل ہے۔ مقدمہ کے ساتھ ہی ان مخطوطات کے ابتدائی صفحات کا عکس بھی دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے پیرس میں بیٹھ کر مقدمہ تحریر کیا ہے اور ان طلبہ اور اساتذہ کو پیش نظر رکھا ہے جو فرنچ جانتے ہیں۔ اگر یہ مقدمہ انگریزی میں ہوتا تو وہ قارئین بھی اس سے مستفید ہو سکتے جو فرنچ نہیں جانتے۔

بہر حال حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی علمی اور تالیفی و تدوینی خدمات میں کتاب المعتمد کی تدوین و تحقیق ایک بہت بڑی خدمت ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے حسن انتخاب کو داد دینی پڑتی ہے کہ آپ نے ایک ایسی کتاب کو اپنی توجہ کا مرکز بنا کر طلبہ اور اساتذہ کے سامنے پیش کیا۔ جو ''اصولِ فقہ'' کے میدان میں منفرد حیثیت کی حامل ہے اور جس کے مطالعہ کرنے سے طلبہ بہت ساری کتابوں کے مطالعہ سے مستغنی ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ فاضل محقق کی یہ خدمت ان کے حسنات میں تا ابد شمار ہو اور اس کے ثمرات و برکات میں روز افزوں اضافہ ہوتا رہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ کتاب المعتمد ۔ج ا،ص ۷۔
۲۔ کتاب المعتمد ۔ج ا،ص ۲۔۳۔
۳۔ ایضاً، ج ا،ص ۳۷۹۔
۴۔ ایضاً، ج ا،ص ۴۳۰۔
۵۔ ایضاً، ج ا،ص ۲۸۲۔
۶۔ ایضاً، ج ا،ص ۲۸۹۔
۷۔ ایضاً، ج ا،ص ۳۲۵۔
۸۔ ایضاً، ج ا،ص ۴۳۷۔
۹۔ ایضاً، ج ا، ص ۲۲۶۔
۱۰۔ ایضاً، ج ا، ص ۳۵۸۔
۱۱۔ ایضاً، ج ا،ص ۳۹۴۔
۱۲۔ ایضاً، ج ا،ص ۴۱۲۔
۱۳۔ ایضاً، ج ا،ص ۴۱۸۔
۱۴۔ ایضاً، ج ا،ص ۱۶۹۔
۱۵۔ ایضاً، ج ا،ص ۲۰۳۔